مولانا شیخ محمد عادل ربانی

اخلاص کے ساتھ اللہ ﷻ کے لیے اچھا کام کریں

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته. أعوذ بالله من الشیطان الرجیم. بسم الله الرحمن الرحیم. الصلاة والسلام علی رسولنا محمد سید الأولین والآخرین. مدد یا رسول الله، مدد یا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد یا مشایخنا، دستور مولانا الشیخ عبد الله الفائز الداغستاني، شیخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طریقتنا الصحبة والخیر في الجمعیة.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ:

أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ

أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ، بے شک خالص دین صرف اللہ ہی کے لیے ہے. صدق اللہ العظیم

اخلاص کا مطلب ہے اللہ ﷻ کے لیے خلوص نیت رکھنا۔ جب اخلاص ہو اور وہ صرف اللہ ﷻ کے لیے ہو، تو انسان کو کسی اور بات کی پرواہ نہیں ہوتی۔ جو کچھ بھی تم کرتے ہو، وہ صرف اللہ ﷻ کے لیے ہونا چاہیے۔ تمہاری عبادت اللہ ﷻ کے لیے ہے۔ اچھے عمل اللہ ﷻ کے لیے ہیں۔ لوگوں کے ساتھ اچھا کرنا بھی اللہ ﷻ کے لیے ہے۔

آپ دوسروں کے ساتھ نیکی کرتے ہیں، پھر آپ کو اداسی ہوتی ہے کیونکہ انہوں نے آپ کا شکریہ نہیں ادا کیا۔ آپ نیکی کرتے ہیں، مگر دوسرا انسان ناشکرہ ہوتا ہے۔ یہ اداسی اس بات کی نشانی ہے کہ آپ کا کام اللہ ﷻ کے لیے نہیں، بلکہ شکریہ چاہنے کے لیے تھا، تاکہ وہ آپ کے شکرگزار ہو سکے۔ یہ صحیح نہیں؛ یہ اخلاص نہیں ہیں، خلوص نہیں ہیں۔ یہ اللہ ﷻ کے لیے نہیں تھا۔ تم اپنے عمل کو صرف اللہ ﷻ کے لیے کرنے کے بجائے دوسری چیزوں کے ساتھ ملا دیتے ہو۔ اور جب تم اسے ملا دیتے ہو، تو یہ اچھا نہیں رہتا۔ اگر تمہارے عمل کا مکمل صواب نا بھی ضائع ہو، پھر بھی زیادہ حصہ ختم ہوجاتا ہے۔ کیونکہ اگر یہ صرف اللہ ﷻ کی خوشی کے لیے ہوتا، تو تمہارا دل سکون میں ہوتا۔ تم کہتے، "میں نے یہ اللہ ﷻ کے لیے کیا۔ میں نے یہ صرف اللہ ﷻ کی خاطر کیا۔ چاہے لوگ میرا شکریہ ادا کریں، سراہنا کریں، ناشکری کریں، یا کچھ نا کریں، یہ میرے لیے اہمیت نہیں رکھتا۔ اہم بات یہ ہے کہ میں نے یہ عمل صرف اللہ ﷻ کے لیے، خالص نیت سے، اللہ ﷻ کی خاطر کیا۔" پھر تم پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتے۔ تم یہ نہیں سوچتے، "کیا ہوا؟ لوگ کیا کہیں گے؟ کیا اس سے مجھے بعد میں فائدہ ہوگا؟ جس کی میں نے مدد کی، کیا وہ مجھے مدد کرے گا؟ لوگ شکریہ ادا کریں گے؟" تم اس کا انتظار نہیں کرتے۔ ورنہ، یہ عمل اللہ ﷻ کے لیے نہیں ہوتا، بلکہ لوگوں کے فائدے، ان کی رضامندی، یا کسی اور چیز کے لیے ہوتا۔ لہٰذا تم ایک نیک عمل کو اندر سے خراب کر دیتے ہو۔

مولانا شیخ محمد عادل ربانی

جو لوگ اللہ ﷻ کے لیے کام کرتے ہیں، وہ سکون میں رہتے ہیں۔ انہیں کسی سے کچھ امید نہیں ہوتی۔ ان کی تمام توجہ صرف اس پر ہوتی ہے کہ انہوں نے جو کیا، اسے آخرت کے لیے بھیج دیا۔ اسے خراب کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہتے ہیں نا، "نیکی کر اور دریا میں ڈال۔ اگر مچھلی نہیں جانتی، تو خالق جانتا ہے"۔ خالق کا مطلب ہے اللہ 'عزّ و جلّ جانتا ہے۔ مچھلی کیا جانے؟ انسان بھی مچھلی کی طرح ہیں۔ تمہیں یہ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے کہ تم نے کونسی مچھلی پکڑی ہیں، یا وہ تمہارا شکریہ ادا کرے گا یا نہیں، کس نے کونسی کھائی ہیں اور کس نے نہیں کھائی۔ اسی طرح، جو بھی نیک کام تم کرو، وہ صرف اللہ ﷻ کے لیے کرو، ان شاء اللہ۔

اللہ ﷻ ہمیں اپنے نفس کے پیچھے چلنے سے بچائے۔ کیونکہ انسان کی نفسانی خواہشات ایسی ہی ہیں۔ اس کا نفس چاہتا ہے کہ وہ اس کے عمل کا نتیجہ دیکھ سکے۔ چاہے وہ صرف ایک 'شکریہ' ہی کیوں نہ ہو، وہ یہ چاہتا ہے۔ لوگ شکریہ کریں یا نہ کریں، یہ ان پر ہے۔ لیکن اگر کوئی اللہ ﷻ کے لیے شکریہ ادا کرتا ہے، تو اصل میں وہ اللہ ﷻ کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اگر نہ کرے، تو اس نے اللہ ﷻ کا شکریہ نہیں کیا۔ یہ بات اہم نہیں ہے۔ اہم یہ ہے کہ ہر کام صرف اللہ ﷻ کے لیے ہو، اور دل سے، اخلاص کے ساتھ اسی کے لیے ہو، ان شاء اللہ۔

و من اللہ التوفیق۔ الفاتحہ۔

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
۲۳ نومبر ۲۰۲۵ / ۰۲ جمادہ الثانی ۱۴۴۷
فجر نماز – اکبابہ درگاہ، استنبول